بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 6 مئی 2022ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گذشتہ خطبات میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کی جانب سے مختلف مہمات بھجوائے جانے کا ذکر ہو رہا تھا۔ باغی مرتدین اور جھوٹے نبیوں کی طرف گیارہ مہمات بھجوائی گئی تھیں۔ ان میں سے پہلی مہم طلیحہ بن خویلد، مالک بن نویرہ، سجاح بنت حارث اور مسیلمہ کذاب کے قلع قمع کے لیے بھجوائی گئی۔ اس مہم کے لیے حضرت ابو بکرؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کا انتخاب کیا اور ان کے لیے جھنڈا باندھتے ہوئے فرمایا کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خالد اللہ کا بہت ہی اچھا بندہ اور ہمارا بھائی ہے۔ وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔

حضورِ انور نے طلیحہ اور عیینہ بن حصن کا مختصر تعارف پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ طلیحہ اسدی جھوٹے مدعیانِ نبوت میں سے تھا جو رسول کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے آخری دَور میں نمودار ہوا۔ عام الوفود یعنی نَو ہجری میں یہ اپنی قوم کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور اکرم ﷺ کی زندگی میں ہی یہ ارتداد کا شکار ہوا اور نبوت کا دعویٰ کر بیٹھا۔ سمیراء مقام کو اس نے اپنا فوجی مرکز بنایا۔ دیہاتیوں اور سادہ لوح لوگوں کو اس نے چالاکی اور مسجع مقفّٰی عبارتوں کے ذریعے بے وقوف بنایا۔ حضور ﷺ نے ضرار اسدی کو اس سے قتال کے لیے روانہ کیا لیکن تب تک اس کی طاقت بہت بڑھ چکی تھی۔ یہ صرف جھوٹا مدعی نبوت اور مرتد نہ تھا بلکہ یہ لوگ مسلمانوں سے جنگیں کیا کرتے تھے لہٰذا حضرت ابو بکرؓ نے اپنے دَورِ خلافت میں حضرت خالد بن ولید کی قیادت میں طلیحہ کی جانب فوج روانہ فرمائی۔

عیینہ بن حصن غزوہ احزاب میں بنو فزارہ کا سردار تھا۔ جن تین لشکروں نے بنی قریظہ کے ساتھ مل کر مدینے پر حملے کا خطرناک ارادہ کیا تھا ان میں سے ایک لشکر کا سردار یہی شخص تھا۔ اس نے غزوہ احزاب کے بعد بھی مدینے پر حملے کا منصوبہ بنایا تھا۔ یہ فتح مکّہ سے پیشتر اسلام قبول کر چکا تھا اور فتح مکہ میں مسلمانوں کے ساتھ شامل تھا۔ اس نے غزوہ حنین اور طائف میں بھی شرکت کی تھی۔ حضور ﷺ نے اسے بنو تمیم کی طرف پچاس سواروں کے ساتھ ایک مہم پر بھی بھیجا تھا۔ عہدِ صدیقی میں یہ ارتداد کے فتنے کا شکار ہو کر طلیحہ کی طرف مائل ہو گیا۔ تاہم بعد میں اسلام کی طرف لوٹ آیا۔

جب طلیحہ نے ارد گرد کے قبائل کو اکٹھا کرنا شروع کیا تو حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عدی کو ان کے اپنے قبیلے بنی طے کی طرف روانہ کیا اور ان کے پیچھے حضرت خالد بن ولیدؓ بھی روانہ ہو گئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت خالدؓ کو حکم دیا تھا کہ وہ قبیلہ طے کی اطراف سے مہم کا آغاز کریں اور پھر بزاخہ اور بطاح کا رخ کریں اور اس کے بعد اگلے حکم کا انتظار کریں۔

جب حضرت خالدؓ سنح مقام پر حضرت عدی سے ملے تو حضرت عدی نے حضرت خالدؓ سے تین دن کی مہلت چاہی اور اس عزم کا اظہار کیا کہ تین دن میں ان کی قوم اسلامی لشکر میں شامل ہو جائے گی۔ حضرت عدی نے اپنی قوم کے ان لوگوں کو جو طلیحہ کے لشکر میں شامل ہو گئے تھے پیغام بھجوایا

کہ اسلامی لشکر تمہاری قوم پر حملہ آور ہو رہا ہے اس لیے فوراً مدد کے لیے آؤ۔ چنانچہ ان کی قوم کے افراد واپس آ گئے۔۔۔ طلیحہ شکست کو سامنے دیکھ کر اپنی بیوی کے ہمراہ فرار ہو گیا اور اس کی جماعت پراگندہ ہو گئی۔ ایک اور روایت کے مطابق طلیحہ نقع میں بنو کلب کے پاس مقیم ہو گیا تھا اور وہاں اس نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

اہلِ بزاخہ کی شکست کے بعد بنو عامر آئے اور انہوں نے کہا کہ ہم اس دین میں داخل ہوتے ہیں جس سے ہم نکل گئے تھے۔ حضرت خالدؓ نے اسد، غطفان، ہوازن، سلیم اور طے ان تمام قبائل کی بیعت اس صورت میں لی کہ وہ اپنے اُن لوگوں کو مسلمانوں کے حوالے کر دیں جنہوں نے ارتداد کی حالت میں مسلمانوں کو جلایا اور ان کا مثلہ کیا تھا۔

حضرت خالدؓ نے اپنی اس مساعی کی اطلاع حضرت ابو بکرؓ کو بذریعہ خط بھجوائی تو حضرت ابو بکرؓ نے اس پر اظہارِ خوشنودی فرمایا اور حضرت خالدؓ کو تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی۔

حضرت خالدؓ نے عیینہ بن حصن اور قرہ بن ھبیرہ کو قید کر کے حضرت ابو بکرؓ کے پاس بھیج دیا۔ قرہ نے حضرت ابو بکرؓ سے عرض کیا کہ مَیں مسلمان ہوں اور حضرت عمرو بن عاصؓ میرے اسلام کے گواہ ہیں۔ حضرت عمروؓ نے ساری تفصیل حضرت ابو بکرؓ کے سامنے بیان کی۔ قرہ دراصل زکوٰۃ کا انکار کر تا رہا تھا تاہم نئی صورتِ حال میں حضرت ابو بکرؓ نے اس سے درگزر کا سلوک فرمایا۔ اسی طرح آپؓ نے عیینہ بن حصن سے بھی درگزر کا سلوک فرمایا اور اس کی جان بخشی کر دی۔ جھوٹے مدعی نبوت اور باغی طلیحہ اسدی نے بھی اسلام قبول کر لیا تھا۔ طلیحہ حضرت عمرؓ کی بیعت کرنے آیا تو آپؓ نے اس سے کہا کہ تم عکاشہ اور ثابت کے قاتل ہو۔ بخدا! مَیں کبھی تمہیں پسند نہیں کر سکتا۔ طلیحہ نے جواباً کہا کہ ان دو اشخاص کا کیا غم جنہیں اللہ نے میرے ہاتھوں سے عزت دی اور آج مَیں اسلام قبول کر کے اللہ کا فضل پانے والا بن رہا ہوں۔

خطبہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دو مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا۔